درس نظامی اور اسکے بعد ندوۃ العلماء' مسلم یونیورسٹی کے نصاب و نظام پر عالمانہ اور مفکرانہ تبصرہ کیا ہے اور اپنی تجویز و رائے پیش کر کے دانشوروں و علماء کو اس پر غور کرنے اور حالات و زمانہ کے پیش نظر تعلیمی نظام پر نظر ثانی اور تربیت جدید کیلئے دعوت دی ہے الخ۔

پیش نظر کتاب ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو اسی موضوع پر ایک مکمل و جامع تاریخ بھی ہے۔ اور لائحہ عمل اور مجوزہ نصاب بھی کتاب میں مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کا قرآن مجید و حدیث شریف اور علماء و ماہرین تعلیم کے بیانات و تجربوں کی روشنی میں ایک مکمل جامع اور قابل عمل نصاب تعلیم کا نقشہ ہے۔ کتاب دو سو دس صفحات پر مشتمل ہے۔ اور پوری کتاب میں ذیلی عنوانات کے ساتھ قرن اول سے لے کر دور حاضر تک کے نصاب کا تنقیدی و معروضی جائزہ و تجزیہ ہے۔ زبان صاف ستھری پاکیزہ و شگفتہ ہے کہیں بھی کوئی پیچیدگی اور الجھاؤ نہیں'' اور بقول جناب مولانا نور عالم خلیل امینی استاذ ادب عربی و رئیس التحریر الداعی عربی دارالعلوم دیوبند بہرصورت مدارس کے نصاب پر غور و خوض کے حوالے سے یہ کتاب ایک معتبر آواز ہے جس کو سننے کی ضرورت ہے یقین ہے کہ بے شمار لوگ اس کو سنیں گے اور غور کے بعد دل اور عقل کے فتویٰ کی روشنی میں سمت سفر طے کرینگے۔...... مجلس نشریات اسلام کراچی کے مولانا فضل ربی ندوی صاحب نے انتہائی اہتمام کے ساتھ اس کتاب کی خوبصورت طباعت کروائی ہے اور اس میں ان کا حسن ذوق جھلکتا ہے۔

ماہنامہ ''القاسم'' خالق آباد نوشہرہ خصوصی اشاعت: علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ

مؤلف و مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی ضخامت: ۴۵۲ صفحات قیمت: درج نہیں

ناشر اور ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈیمی' جامعہ ابوہریرہ' برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

علامہ سید سلیمان ندویؒ برصغیر کے ان نوابغ رجال اور ان فقید المثال شخصیات میں سے ہیں۔ جن پر نہ صرف برصغیر بلکہ تمام عالم اسلام کو ناز ہے۔ آپ کی ہشت پہلو شخصیت جامع الکمالات ہے۔ علمی' تحقیقی ادبی تاریخی تنقیدی اور شعری دنیا میں آپ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں۔ اور پھر جب حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے حلقہ ارادت میں آئے تو آپ کی دنیا ہی بدل گئی۔ چنانچہ مولانا عبدالباری ندوی رحمہ اللہ کو تحریر فرماتے ہیں'' دس بارہ برس سے جو چیز نظری طور پر سمجھ میں نہ آتی تھی' وہ عملاً سمجھ میں آ گئی اور اب تلافی مافات میں مصروف ہوں لعل اللہ یرزقنی صلاحا (اور) اب نہ دارالمصنفین سے دلچسپی ہے نہ ندوہ سے نہ علمی مقالات و تصنیفات سے۔ چونکہ میری روزی قلم سے وابستہ ہے اور گھر میں اثاثہ بھی نہیں۔ اس لئے ناچار پڑا پھرتا ہوں۔ خدا ہمت دے کہ ترک تعلق کر سکوں

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں' واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہندوستان و بیرون ہند کی سیاحت اور ممالک اسلامیہ سے قریبی واقفیت کے سلسلے میں مولانا حبیب الرحمان شیروانی جیسا جامع فنون

اور متنوع الذوق نہیں دیکھا۔ یہاں پر برسبیل تذکرہ اتنا اور عرض کردوں کہ عام طور پر لوگ سید صاحبؒ کو مؤرخ یا ادیب کی حیثیت سے جانتے ہیں خصوصاً علماء کے قدیم حلقہ میں ان کا تعارف اسی سلسلے سے ہے لیکن مجھے سید صاحبؒ کی علمی صحبتوں اور ذاتی استفادہ سے معلوم ہوا کہ ان کا امتیازی مضمون قرآن مجید اور علم کلام ہے۔ میں نے معاصر علماء میں کسی شخص کا مطالعہ قرآن مجید اور علوم قرآن کا اتنا وسیع اور گہرا نہیں پایا' علم کلام اور عقائد پر سید صاحب کی نظر بہت عمیق اور وسیع تھی اور ان کو علم کلام سلف کے اصول اور کتاب وسنت کی روشنی میں عصر حاضر کے ذہن اور روح کے مطابق پیش کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا''۔ آپ کی علمی ادبی اور تحقیقی تصنیفات جو کہ ایک دنیا سے خراج تحسین پا چکی ہیں اور ایک عالم اس کی معنویت اور اسلوبِ نگارش کا اسیر و گرویدہ ہے۔اور نامور و مشاہیر مشائخ و علماء کرام اور اہل قلم و دانشوران ملت ان کی قصیدہ خوانی کی۔ بلاشبہ ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جس پر علمی دنیا ناز کرے گی۔اوران تصنیفات میں ہر تصنیف بجائے خود علوم و معارف کا ایک دریائے ناپیدا کنار اور بحر زخار ہے۔ ...... نومبر ۱۹۵۳ء کو عالم اسلام کا یہ جلیل القدر اور متبحر عالم رسول اکرم ﷺ کا سیرت نگار گوناگوں اور بوقلموں صفات کا حامل واصل بحق ہوئے اور کراچی میں آسودۂ خواب ہیں۔آپ کی وفات کے بعد''معارف'' نے ان کے کمالات اور عبقری شخصیت کے اعتراف کے طور ایک عظیم وعلمی اور تاریخی دستاویز سید سلیمان نمبر نکالا۔ جو کہ انتہائی معلومات افزا ہے علاوہ ازیں آپ کی شخصیت اور کارہائے نمایاں پر ہزاروں صفحات پر کتابیں اور مقالہ جات و مضامین مختلف رسائل و جرائد میں موجود ہیں۔......

زیر تبصرہ خصوصی اشاعت بھی اس سلسلہ کی ایک انتہائی قیمتی اور علمی کڑی ہے۔ جو استاذ محترم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی کی شبانہ روز محنت وکوشش سے منظر عام پر آئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصنیف و تالیف اور مختلف النوع کتابوں اور خصوصی نمبرات کی اشاعت کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔انہوں نے اس عظیم اور تاریخی کارنامہ انجام دینے کا بیڑہ اٹھایا اور اس میں وہ مکمل طور پر کامیاب ہیں۔ چنانچہ اپنے وقیع نقشِ آغاز میں لکھتے ہیں''یہی وجہ ہے کہ حضرت سید صاحب کے مدارج عالیہ اور کمالاتِ روحانیہ پر قلم اٹھانا اور انہیں دائرہ تحریر میں لانا ایک مشکل اور دشوار ترعمل ہے تاہم خداداد کمالات وخصوصیات کے وہ ظاہری اور نمایاں پہلو اور سراپا علم وعمل کے وہ اعلیٰ اور قیمتی نمونے جو آپ کی نادرۂ روزگار شخصیت میں ظاہر کی آنکھ سے محسوس کئے جاتے تھے وہ واضح اور نمایاں نظر آتے تھے اور جو کردار وعمل بندگانِ خدا کی زندگیوں میں ایک صالح دینی انقلاب برپا کرنے کا باعث بنا ان کو یکجا کرنے کا کماحقہ پیش کرنا اگرچہ مشکل ضرور تھا مگر ناممکن نہیں اس لئے اللہ کی ذاتِ عالیہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ کی کتاب زندگی کے کمالات وخصوصیات اخلاق وصفات اور عادات معمولات کو اس خصوصی نمبر میں یکجا کر کے پیش قارئین کیا جاتا ہے''

یہ خصوصی نمبر اور تاریخی دستاویز ہر لحاظ سے بہت شاندار اور بہترین ہے البتہ اگر کاغذ میں مزید عمدگی کا لحاظ کیا جاتا' تو اس سے دونوں طبقے اصحاب صورت وارباب معنی دونوں یکساں طور پر مستفید ہوتے۔